ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

عمران خان

شعبہ بین الاقوامی تعلقات، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی

ڈاکٹر محمد ارشاد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عمومی تاریخ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی

پاکستان میں جمہوریت کو درپیش مسائل (۲۰۰۸ تا ۲۰۲۳) اور عالمی تواقعات

Imran Khan
MPhil. Scholar Department of International Relations
Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Karachi.
Dr Muhammad Irshad.
Assistant Professor Department of General History
Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi.

Corresponding Author: imrankhanustm786@gmail.com

"Democratic Governance in Pakistan (2008–2023): Structural Challenges and Global Pressures"

Abstract

This research primarily aims at examining the issues the Pakistani democracy faces and how the international events impacted the democratic process in the country. The study is important because there is little academic literature on this topic that has explored this topic through the analytical approach that the current research study uses. The research, based on a descriptive and analytical paradigm is aimed at defining and critically discussing the key predicaments of democracy in Pakistan, as well as the dynamism of global matters that influence its political landscape. Despite the fact that Pakistan was founded as an Islamic Republic, the state has been fighting to build a stable democratic government as sectarian diversity keeps growing with the continuing external pressure. The theoretical perspective of neoliberalism in international relations is applied in

this study in order to deepen the analytical value of the research and comprehend the interplay between the political organization of the domestic country and the global forces in a more profound manner. Based on the international relations theories, the study brings out internal and external issues to democracy in Pakistan. Internal ones are political instability, political interference in the political arena, and institutional weaknesses, whereas the external factors have to do with global governance norms, international standards, and regional stability issues. Another critical aspect that is looked at in the study is how the economic factors such as trade and foreign investment have influenced the development of democracy in Pakistan. More so, the study assesses the extended implications of the democratic issues faced by Pakistan in the region and international security, more so in terms of terrorism, geopolitical rivalry and great power rivalry. The paper is of interest to policy makers, researchers and scholars concerned with democratic development and governance in Pakistan and the paper attempts to offer analytical information, which could be used to formulate policies and in future studies.

Key Words: *Pakistan; Democracy; Neoliberal Theory; Political Instability; Military Intervention; Institutional Weaknesses; Economic Factors; Regional Stability; Terrorism; External Influences*

۱.۱. عارف (INTRODUCTION)

دنیا میں موجود ہر شے اور جنس کا کسی نہ کسی شکل میں تعارف پیش کیا جاتا ہے اور اسی سے اس شے کی شکل وصورت اور ماہیت کا ادراک انسان کے وجدان میں ہوتا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں محقق نے سب سے پہلے تعارف پیش کیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو عنوان کی بہت سی گہرائیاں باآسانی سمجھ آئیں اور عام اصطلاحات کے ساتھ ساتھ خاص اصطلاحات کو بھی سمجھنے میں بقدر آسانی ہوں۔ ویسے عام معنوں میں جمہوریت نام ہے عوام ہے عوام سے بننے والی حکومت عوام کے لئے عوام کے ذریعے، لیکن اس آسان اور عام فہم تعریف میں بھی کئی ایک پہلو نکلتے ہیں جو جمہوریت کے اندرونی ساخت اور اس سسٹم کو سمجھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

اس عنوان پر محقق نے اپنے وضع کردہ اسلوب اور معیار کے مطابق کام کیا ہے اور محقق نے اپنے منفرد انداز تحقیق میں سائنسی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے ایک نئی جہت کے ساتھ مقالے کو ممتاز کیا ہے۔ اس عنوان پہ مواد حاصل کرنا ایک مشکل اور لاینحل کام تھا اس سلسلے میں محقق نے مختلف یونیورسٹیز کے پروفیسرز، لائبرین اور کئی ایک

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

ویب سائٹ سے سہارا لیا ہے۔ محقق نے ملک کی کئی ایک لائبریز سے استفادہ حاصل کیا ہے، جن میں جامعہ کراچی، جامعہ سرگودھا، جامعہ پنجاب لاہور اور فیڈرل اردو یونیورسٹی کی لائبریز سر فہرست رہی ہیں انہوں نے ان لائبریز سے مختلف کتابوں کو حاصل کیا اور اپنے عنوان پر تحقیق کیا اس کے علاوہ مختلف آن لائن لائبریز(ای لائبریز) سے بھی استفادہ حاصل کیا۔

پاکستان میں جمہوریت کو درپیش مسائل (۲۰۰۸ تا ۲۰۲۳) اور عالمی توقعات یہ مقالہ کا عنوان ہے اس سے پہلے عنوان کے اہم نکات کی طرف جائیں پاکستان میں یا دنیا میں موجود سیاست کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ آج اگر کوئی بھی مفکر، ریسرچر دنیا کی سیاست کو دیکھتا ہے تو وہ حیران رہ جاتا ہے۔ آج دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ سیاست کی وجہ سے ہے چاہئے وہ معاشی ہو یا معاشرتی، سماجی ہو یا اخلاقی، جنگ ہو یا صلح، ترقی ہو یا تنزلی، قانون کی بالادستی ہو یا قانون کی پامالی، الغرض رہنے کے اصول بھی آج معاشرے کو سیاست دان بنا کر دیتے ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی اقوام رہتے ہیں سب کے ہاں کسی نہ کسی شکل و صورت میں کوئی نہ کوئی سیاست اور حکمرانی کا تصور ہے جس طرح دنیا آج ایک Global Village بن چکی ہے اسی طرح ایک عالمی نظام حکومت کے تصور کی ضرورت تھی جس کی بنیاد پر نیو لبرل ازم نے نیا حکومتی ماڈل پیش کیا جو ایک عالمی حکومت کی ترجمانی کرتا ہے، اسی طرح تصور حکمرانی یا حکومت کا جو ماڈل نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دیا ہے وہ دنیائے انسانیت کے لئے بہت عمدہ اور نجات کا ایک وسیلہ ہے اگر دنیا آج نبی کریم ﷺ کی طرز سیاست یا حکمرانی پر عمل پیرا ہوتی تو دنیا کسی اور نہج پر ہوتی۔ مگر مسلماں ملکوں میں بھی وہ ماڈل نافظ نہ ہو سکا جو پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے۔

۱.۲ مسئلہ کا بیان/جواز مطالعہ (Statement Of The Problem):

پاکستان میں جمہوریت کی بار بار کوششوں کے باوجود جمہوری سفر میں متواتر فوجی مداخلتوں، سیاسی عدم استحکام اور عالمی ادارہ جاتی کمزوریوں کی وجہ سے متاثر ہوا ہے۔ ملک کی جمہوری ترقی، علاقائی استحکام اور عالمی سالمیت کے لئے بہت ضروری ہے اس کے باوجود اس سے بے شمار اندورونی اور بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد پاکستان میں جمہوریت کو درپیش مسائل کا کھوج لگانا ہے۔

۱.۳ مقصد مطالعہ (Purpose of Study):

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد کو ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان اہم مقاصد کو نکات کی شکل میں درج کر رہے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

١. اس مطالعہ کا مقصد پاکستان میں جمہوریت کے پس منظر اور اس کو درپیش مسائل کو جاننا ہے۔
٢. اس مطالعہ کا مقصد پاکستان میں عسکری ونگ کے بڑھتے ہوئے اثرات اور ان کے اسباب کو جانچنا ہے۔۔
٣. اس مطالعہ کے ذریعے سے یہ جانچا جائے گا کہ پاکستان میں جمہوریت کی ناکامی کے پیچھے کونسے عوامل کار فرما ہے۔
٤. تحقیق سے اس بات کا نتیجہ اخذ کرنا ہے کی کونسے بیرونی عوامل ہے جو پاکستان کی جمہوریت کو تشکیل دینے میں کیسے مددگار ہوتے ہیں اور ان کے اثرات پاکستانی جمہوری نظام پر کیا ہیں۔
٥. اس مطالعہ کا مقصد ہے کہ وہ کونسے عوامل ہیں جن کی مدد سے پاکستان کے اداروں میں جمہوریت کی بحالی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

١.٤ مطالعاتی سولات (Research Question):

درج بالا سولات اس مطالعے کے اہم مباحث سے اخذ کئے گئے ہیں جو کی حسب ذیل ہیں۔

١. پاکستان میں جمہوریت کو کونسے مسائل درپیش ہیں ؟
٢. کیا ملک عسکری قوتوں کا ہے اور صرف نام کی حد تک جمہوریت عوام کی ہے ؟
٣. جمہوری تنزلی کی بنیادی وجہ کیا ہیں ؟
٤. عالمی تواقعات اور اور اس کا دباؤ پاکستان کی جمہوری نظام کو کیسے تشکیل دیتا ہے اور پاکستان کی جمہوری ترقی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟
٥. وہ کونسے اہم شعبے ہیں جہاں پاکستان کی جمہوری کارکردگی عالمی تواقعات سے کم ہے اور اس خلاء کو پر کرنے کے لئے کن اصلاحات کی ضرورت ہے ؟

١.٥ جمہوریت کی تعریف (INTRODUCTION OF DEMOCRACY)

جمہوریت (Democracy) سے مراد ایک ایسا سسٹم ہے جس میں مذہب،زبان اور نسل کی شناخت[١] اور خیالات کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے اور تمام انسانوں کے حقوق برابر ہوتے ہوں اور ہر شہری کو فیصلہ سازی اور زندگی گزارنے کا حق میسر ہو۔ دراصل جمہویت عوام سے ہوتی ہے کیونکہ اس میں عوام کی حق رائے دہی[٢] استعمال ہوتی ہے ۔ دوسرے الفاظ میں جمہوریت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ جمہوریت کا مطلب لوگوں کی حکمرانی ہے جبکہ یہ اصطلاح دو یونانی الفاظ سے ماخوذ ہیں ۔ Demo یعنی "لوگ" اور Kratos یعنی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

ماخذ تحقیقی مجلہ

"حکومت سے حل کرنا ہے" کے ہیں۔ جبکہ بعض کے نزدیک اور سادہ الفاظ میں جمہوریت کا مطلب اکثریت کی بات کا کرنا ہے۔ (لودھی مختار:۲۰۰۰ء)

جمہوریت ایک سیاسی نظام ہے یا کسی ادارے ملک یا تنظیم کے اندر ایک سیاسی فیصلہ سازی کا ایک ایسا نظام ہے، جس میں تمام اراکین کو فیصلہ سازی کا مساوی حق حاصل ہوتا ہے۔(لودھی مختار:۲۰۰۰ء)

- **جمہوریت عام اصطلاح میں :**

عام اصطلاح میں جمہوریت نام ہے عوام کی حکومت عوام کے لئے اور عوام کے ذریعے۔ کیونکہ جمہوریت میں نمائندوں کا انتخاب عوام کی حق رائے دہی کو استعمال کر کے کیا جاتا ہے اور جو حکومت تشکیل دی جاتی ہے اس کا مقصد بھی عوامی اور معاشرتی نظام کو چلانا ہوتا ہے الغرض یہ کی عوام کے ذریعے بنائی گئی حکومت عوام پر حکمرانی کرے گی۔(جاوید انور:۲۰۲۳)

- **جمہوریت خاص اصطلاح میں :**

مفکرین اور دانشوروں کی نظر میں جمہوریت کا مفہوم کچھ اور ہے جو عام مفہوم سے قدر مختلف ہے۔ لیکن سب کے نزدیک الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ ایک ہی مفہوم دیکھنے کو ملتا ہے۔ ماہرین سیاسیات، اقوام متحدہ اور چند ایک نیو لبرل ازم کے مفکرین کے جمہوریت کے بارے میں پیش کئے گئے نظریات درجہ ذیل ہیں۔

- **مفکرین کی نظر میں جمہوریت :**

مختلف مفکرین اور دانشوروں نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے جمہوریت کی تعریف کی ہے مگر سب کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے۔ ذیل میں کچھ مفکرین اور ماہرین سیاسیات کی پیش کی گئیں مختلف تعریفیں درج ذیل ہیں:

- مفکر سیاسیات ہیروڈوس (Herodotus)[۳] کے مطابق جمہوریت ایک ایسی حکومت ہوتی ہے جس میں ریاست کے حاکمی اختیارات قانونی طور پر پورے معاشرے کو حاصل ہوتے ہیں۔(ڈاکٹر محمد اعظم چوہدری،۱۹۹۵)
- ابراہم لنکن[۴] کے مطابق جمہوریت ایک ایسا سسٹم ہے جس میں عوام کی حاکمیت عوام کے ذریعے عوام کو حاصل ہوتی ہے۔(ڈاکٹر محمد اعظم چوہدری،۱۹۹۵)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

- اقوام متحدہ [۵] کے مطابق جمہوریت ایک منزل ہی نہیں بلکہ ایک مسلسل سفر کا نام ہے۔جو اقوام اور افراد کو سماجی اور معاشی طور پر ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے اور بنیادی حقوق اور آزادیوں کا احترام سکھاتا ہے۔(ڈاکٹر محمد اعظم چوہدری،۱۹۹۵)

- **نیولبرل ازم کے مطابق جمہوریت:**

نیو لبرل ازم [۶] کے نظریے میں جمہوریت کا تصور روایتی جمہوریت سے کچھ مختلف ہے۔ نیو لبرلز جمہوریت کو ایک ایسا نظام سمجھتے ہیں جس میں فرد کی آزادی اور آزاد مارکیٹ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ نیو لبرل ازم کے مفکرین جیسے جوزف نائی، رابرٹ کوہان اور ایڈورڈ ای کولنز کے مطابق جمہوریت سے یہ مراد ہے۔

- رابرٹ کوہان کے مطابق جمہوریت سے مراد ایک ایسا بین الاقوامی نظام ہے جس میں صرف داخلی نظام ہی نہیں پایا جاتا بلکہ اس میں مختلف ممالک کے درمیان تعلقات بھی پائے جاتے ہیں، اس نظام میں مرکزی حیثیت مساوات ، برابری ، شفافیت اور قانون کی حکمرانی کے ساتھ ساتھ آزاد مارکیٹ کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ (Keohane , 1984)

- جوزف نائی کے مطابق جمہوریت ایک سیاسی نظام ہی نہیں بلکہ ایک ایسا نظام ہے جس میں عوام کی رضامندی شفافیت اور حکومت کی ذمہ داری پر مبنی ہے ، جس میں حکومت Soft power کا استعمال کرتی ہیں، نائی کے مطابق جمہوریت میں ریاستی ادارے طاقت کے بجائے عوامی اعتماد اور عوام کے فیصلوں کو مقدم جانتے ہیں جس میں بین الاقوامی سطح پر نرم طاقت کی حکمت عملی کے تحت کام کرتے ہیں۔(Nye, 2004)

- ایڈورڈ ای کولنز کے مطابق جمہوریت ایک ایسا سیاسی نظام ہے جس میں شہریوں کے حقوق، آزادی اور مساوات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ جمہوریت میں طاقت کا منبع عوام ہے اس کا مقصد ریاست کے حکومتی امور میں عوام کی شرکت کو یقینی بناناہے۔ کولنز سیاست میں جمہوریت کو صرف انتخابی عمل تک محدود نہیں سمجھتا بلکہ اس میں شہریوں کی فعال شرکت ، ریاستی اداروں کی شفافیت اور حکومتی ذمہ داری پر زور دیتا ہے۔ ان کے مطابق جمہوریت میں قانون کی بالادستی اور انصاف کے نظام میں افراد کو برابر کے حقوق فراہم ہوتے ہیں وہ جمہوریت کی کامیابی کے لئے مضبوط اداروں اور آزاد میڈیا کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے تاکہ حکومتی فیصلے عوام کے مفادات کے مطابق ہوں۔(Collins, 2008)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

۱.۶ جمہوریت کی مختصر سی تاریخ (A Brief History Of Democracy)

جب سے دنیا بنی ہے تب سے لے کر آج تک دنیا میں انسان کسی نہ کسی طرز پر اپنی سیاسی، معاشرتی، معاشی اور سماجی سسٹم کو چلا رہے ہیں اور ہمیشہ کسی نہ کسی طرز اور شکل میں کوئی حاکم لوگوں پہ حکومت کرتے رہے ہیں۔ تاریخ کی کتابوں کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کی کبھی ظالم سے ظالم اور کبھی عادل سے عادل حکمران اس دنیا پہ حکومت کرتے رہے ہیں۔ کبھی فرعون کی حکمرانی تو کبھی موسیٰؑ کی حکمرانی کا تذکرہ ملتا ہے۔ کبھی رسول خدا ﷺ اور خلفاء راشدین جیسے حکمرانوں کا ذکر ملتا ہے تو کبھی ابو جہل وغیرہ کا۔ گویا لگتا ایسا ہے کہ سیاست انسان کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور اس کے بغیر نہ تو انسان نظام معاشرت کو چلا سکتا ہے اور نہ ہی نظام زندگی کو، اس لئے کہ بلواسطہ یا بلاواسطہ سیاست کا تعلق انسان کی نظام زندگی سے ہے۔ تاریخ کے اوراق کا اگر عمیق و دقیق جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کی موجودہ جمہوری نظام آج سے چار سو قبل از مسیح اور بدھا کی بھی پیدائش سے قبل ان کے اپنے ملک میں موجود تھا کیونکہ ان ریاستوں میں تاریخ کو Janapadas [۷] کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ان میں پہلی ریاست جس کا تذکرہ ملتا ہے وہ پہلی وسانی ریاست ہے۔ آج اس کو بہار کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ریاست موجودہ پاکستان اور ہندوستان میں تھیں اس ریاست کو بہار کہا جاتا تھا۔ لیکن آج اس کو کیا کہتے ہیں اس کا کوئی خاص تذکرہ کہیں نہیں ملتا۔ (حسن جعفر زیدی اور زاہد چوہدری: ۲۰۱۱)

اسی طرح اگر سکندر اعظم کے دور کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ چار سو سال قبل از مسیح کے یونانی مفکرین اور دانشوروں کے مطابق [۸] (Sabastac & Sabarace) کی ریاستیں موجودہ ہندوستان، پاکستان اور دیگر پڑوسی ممالک میں موجود تھیں۔ اسی طرح پانچویں صدی قبل از مسیح [۹] Greece میں بھی کونسل اور اسمبلی کا تصور ملتا ہے۔ اگر تاریخ کا عمیق مطالعہ کیا جائیں تو معلوم ہو گا کہ Gaius Julius Caesar [۱۰] اور سینیٹ سربراہ poleis [۱۱] کے درمیان خانہ جنگی کے بعد پہلی دفعہ Roman Empire وجود میں آئی۔ اس سلسلے میں چند ایک مثالیں بطور نمونہ آج بھی ملتی ہے۔ (حسن جعفر زیدی، زاہد چوہدری: ۲۰۱۱)، جیسے:

- ہندوستان برصغیر میں پنچائیت کا نظام [۱۲]
- جرمن قبائلی نظام [۱۳]
- فرین کش کسٹم آف مارچ [۱۴] Frankish Custom Of March
- عرب قبائلی نظام [۱۵]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

○ قریش کا دار الندوہ (قصی بن کلاب)[۱۶]

لیکن دور جدید میں جہاں جہاں بھی جمہوری نظام رائج یا نافذ العمل ہے۔ اس کا نظام فرانس کے جمہوری نظام سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ فرانس میں انقلاب آنے کے بعد با قائدہ وہاں موجودہ جمہوری طرز پر حکومت تشکیل دی گئی تھی یہی وجہ ہے کی دور جدید کے جمہوری نظام کو فرانس کا ماخوذ کردہ نظام سمجھا جاتا ہے۔(سید حسن ریاض:۲۰۱۰)

لیکن بہت سے اسلامک اسکالر اس بات کا رد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موجودہ جمہوری نظام کا نظریہ نبی کریم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے دیا تھا اور خلفاء راشدین اسی اصول کے تحت منتخب ہوئے تھے مگر بعد میں خلافت کی جگہ ملوکیت نے لے لی اور یوں اسلام کا لایا ہوا نظام پس پست ڈالا گیا۔(سید حسن ریاض:۲۰۱۰)

دنیا میں ہر زمانے اور صدی میں انسانوں کے اوپر کوئی نہ کوئی حاکم ضرور رہا ہے کیونکہ حاکم کے بغیر نہ تو نظام معیشت چل سکتا ہے اور نہ ہی نظام معاشرت، بلکہ انسان کی زندگی کے ہر بدلتے لمحے کے ساتھ سیاست اور نظام حکومت جڑی ہوئی ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے سیاست اور طرز حکمرانی کے بارے میں کیا خوب کہا ہے:

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسی طرح ڈاکٹر علامہ اقبال نے مغربی جمہوریت پر تنقید کرتے ہوا لکھا ہے کی مغربی جمہوریت کا ظاہر تو بہت روشن اور خوش نما ہے مگر اس کا باطن بہت ہی بھیانک ہے۔ کیونکہ مغرب کا جمہوری چہرہ اس کی ظاہری دنیاوی ترقی اور خوشحالی کی وجہ سے چمکتا دمکتا اور روشن فکری پر مبنی نظر آتا ہے مگر ان کا باطن ان کے ظاہر سے کہیں بھیانک ہو گا، علامہ نے اپنے ایک شعر میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔(میجر سید حیدر حسن:۲۰۱۵)

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن، اندروں چنگیز[۱۷] سے تاریک تر

اسی طرح جہاں بھی جمہوریت یا طرز حکمرانی پہ تنقید کی گئی ہے وہاں سیاست دانوں کی غلط پالیسیوں اور ناانصافیوں کی وجہ سے کی گئی ہے۔ لہذا حکمرانوں کو سوچنا چاہیے اور لوگوں پر حکومت کرتے وقت اپنے اختیارات کو امانت سمجھ کر استعمال کرنا چاہیے۔(مائرہ علی:۲۷ ستمبر ۲۰۱۹ء)

ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ، برطانیہ، فرانس وغیرہ میں جو جمہوری نظام قائم ہیں اس جمہوری نظام کے ذریعے نہ صرف وہاں کی قوموں نے ترقی کی ہے بلکہ انہوں نے اپنی اچھی جمہوری پالیسیوں کے ذریعے دوسرے ممالک میں بھی اپنے اثرات مرتب کئے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ نے بالخصوص اپنی جمہوری پالیسیوں کے ذریعے نہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

صرف سائنس و ٹیکنالوجی میں اہم پیشرفت کی ہے بلکہ آج چاند پہ کمنڈ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کا جمہوری نظام تمام دوسرے جمہوری ممالک کے لئے مثال ہے۔ اگر پاکستان بھی انہی جمہوری اصولوں پہ عمل پیرا ہوتا تو آج بڑے جمہوری ممالک کے صف اول میں شامل ہوتا مگر حکمرانوں اور آمریت پسندوں (۱۸) نے اس ملک کو سیاسی بحران میں ڈال کر خود ملک کی بچی کھچی دولت پہ عیاشیاں کیں جس کی بدولت پاکستان کی عوام بہت سے سنگین مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ (مولانا محمد علی جانباز:۲۰۰۷)

ملک میں جمہوریت کو درپیش مسائل درج ذیل ہیں۔

- **سیاسی بحران**
- **معاشی بدحالی**
- **فرقہ واریت**
- **بدعنوانی (کرپشن)**
- **عوام میں جمہوریت کے بارے میں شعور کا فقدان**
- **صوبائی، لسانی اور علاقائی تعصبات**
- **تعلیم کا فقدان**
- **سیاست دانوں کا غیر سنجیدہ رویہ**

○ سیاسی بحران:

جب سے پاکستان بنا ہے تب سے لے کر اب تک پاکستان میں سیاسی بحران رہا ہے قائداعظم محمد علی جناح کی وفات کے فوراً بعد ہی ملک میں سیاسی بحران کا آغاز ہوا پھر نواب زادہ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد اس ملک میں افراتفری اور سیاسی بحران نے مزید پنجے گاڑھ لئے۔ اس طرح یہاں یہ رواج جنم لینے لگا کہ کیسے یہاں کی عوام کو متحد نہ ہونے دیا جائے اور تقسیم در تقسیم کے فارمولے پر عمل پیرا ہو کر Establishment کی مرضی کی حکومت کو قائم کی جائے۔ یہی فارمولہ آج تک پاکستان کے جمہوری عمل میں پورے منصوبے کے تحت تھوپ دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کی پاکستان کے بننے سے لے کر اب تک پاکستان میں کبھی بھی جمہوریت مستحکم نہ ہو سکی۔ اگر پاکستان کے مسائل کو حل کرنا ہے اور اس ملک کے عوام کو انسانی حقوق فراہم کرنے ہیں تو سب سے پہلے یہاں کے سیاسی بحران کو ختم کر کے عوام کو ایک پیج پہ متحد کرنا ہوگا اور حکمرانوں کو جمہوری اصولوں (۱۹) پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونا ہو گا۔ (توصیف افضل:۱۹۷۶)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

○ **معاشی بدحالی:**

حکمرانوں نے ملک کو سیاسی بحران میں دھکیلنے کے ساتھ ساتھ اس ملک کی معیشت پر بھی کاری ضربیں لگائی ہیں جس کی بدولت ملک بدترین معاشی مسائل سے دوچار ہے۔ اس ملک کو اس حال تک پہنچانے میں بہت سے عوامل نے اپنا کردار ادا کیا ہے سب سے زیادہ یہاں کے سیاسی حکمران ہیں جنہوں نے ملک کی دولت پہ قابض ہو کر صرف اور صرف عیاشیاں کرنے کے علاوہ ملک و ملت کے لئے کچھ نہ کیا۔ آج پاکستان کا ہر نوجوان اس معاشی خستہ حالی اور نوکریوں کی فقدان کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اسی طرح کرپشن بھی اہم وجوہات میں سے ایک ہے جو معاشی بدحالی کو مزید ابتر کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں دوسرے ملکوں میں جہاں صحیح معنوں میں جمہوریت نافذ العمل ہے وہاں معاشی گراف روز بہ روز اوپر کی طرف جارہا ہے ذیل میں ایک گراف بطور مثال پیش ہے۔ (مولانا محمد علی جانباز:۲۰۰۷)

جمہوریت سے پہلے اور بعد کی فی کس جی ڈی پی

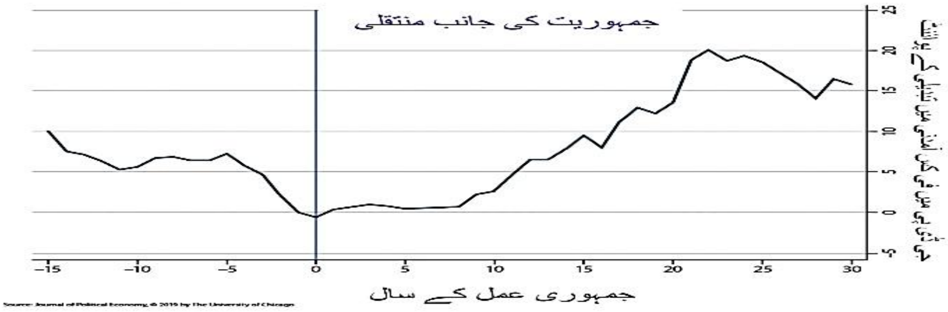

○ **فرقہ واریت:**

فرقہ واریت بھی یہاں کا ہمیشہ سے ایک سنگین مسئلہ رہا ہے، کیونکہ برصغیر پاک و ہند میں مختلف رنگ و نسل اور مذاہب کے ماننے والے لوگ آباد ہیں۔ ان میں ہندو، عیسائی، بدھ مت، سکھ اور مسلمان[۲۰] صدیوں سے رہنے والے اقوام میں شامل ہیں۔ (توصیف افضل:۱۹۷۶)

○ **بدعنوانی (کرپشن):**

بدعنوانی جو انگریزی اصطلاح میں کرپشن کے نام سے مشہور ہے، یہ پاکستان کے ہر ادارے میں پائی جاتی ہے جس کی سب سے بڑی وجہ قانون کی حکمرانی کا نہ ہونا ہے۔ جس ملک میں قانون کی حکمرانی نہ ہو وہاں غربت، معاشی تنگ دستی، سیاسی بحران کے ساتھ ساتھ کرپشن اپنی جڑیں مضبوط کرتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں پیوست

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

ہو جاتی ہے۔ اس ملک کے حکمران طبقہ [۲۱] سے لے کر چوکیدار تک سب کرپشن میں ملوث ہیں یہ شرح میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے۔(سید حسن ریاض:۲۰۱۰)

○ **عوام میں جمہوریت کے بارے میں شعور کا فقدان:**

پاکستان میں تعلیمی فقدان کی وجہ سے عوام نہ صرف لفظ جمہوریت سے ناآشنا ہے بلکہ جمہوریت کے بارے میں سرے سے فہم و ادراک ہی نہیں رکھتے، بلکہ اپنا ووٹ بھی کاسٹ کسی کے مشورے سے کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ سیاسی انتخابات درست ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی اہل حکمران کو اقتدار کی کرسی پہ لانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں آج تک جمہوریت کو سنگین مسائل کا سامنا ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی سرزمین میں لوگوں کو جمہوریت کے بارے میں آگاہی دی جائے۔(میجر سید حیدر حسن:۲۰۱۵)

○ **صوبائی، لسانی اور علاقائی تعصبات:**

تقسیم در تقسیم کے منصوبہ پر عمل کر کے نہ صرف پاکستان کی عوام کی وحدت کو پارہ پارہ کیا گیا بلکہ ہر ممکنہ کوشش کے ذریعے صوبائی، لسانی اور علاقائی تعصبات کو فروغ دے کر باہم دست و گریباں بھی کیا گیا۔ اگر اس کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پاکستان کی سرزمین کو مزید دولخت ہونے کے خطرات لاحق ہیں کیونکہ بلوچستان میں بلوچ علیحدگی پسند تحریکیں اس طرح خیبر بختونخوا میں قبائلی لڑیاں وغیرہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔(پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار:۲۰۰۵)

○ **تعلیم کا فقدان:**

تعلیمی فقدان کسی بھی قوم کو نہ صرف ترقی کی دوڑ میں پیچھے رکھتی ہے بلکہ اس قوم میں حکومت اور سیاست کے بارے میں لاعلمی ہونے کی وجہ سے صحیح حق رائے دہی کا استعمال بھی نہیں جانتے یہی وجہ ہے کی ان پر نااہل حکمران مسلط ہو جاتے ہیں۔ میثاق جمہوریت اس بات کی متلاشی نہیں ہو سکتی کہ اس لفظ سے ناآشنا لوگ کسی حکمران کو منتخب کریں۔ میثاق جمہوریت میں اگر پڑھے لکھے لوگ اپنی حق رائے دہی کا استعمال کرینگے تو وہ کسی اچھے اور عادل فرد کا انتخاب کرینگے مگر پاکستان میں ووٹنگ کے عمل میں کس نے ووٹ ڈالنا ہے وہاں تعلیم کی کوئی شرط ہی نہیں رکھی گئی ہے اور جمہوریت کے لفظ سے بھی ناواقف اور ناآشنا لوگ ووٹ دے کر ان پڑھے لکھے لوگوں پر سبقت لے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کی پاکستان میں جمہوریت مستحکم نہیں ہو سکی۔ ان وجوہات کی بنیاد پر پاکستان میں کئی ایک دوسرے نوعیت کے مسائل جنم لیتے ہیں جو نہ صرف ملکی مفادات کو نقصان دیتے ہیں بلکہ اس کی وجہ سے پاکستان کی

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

جمہوری ساکھ بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے ۔ پاکستان کے تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ تعلیمی معیار کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو جمہوریت کے بارے میں شعور اور آگاہی دیں تا کہ ملک میں جمہوریت کو مستحکم کیا جاسکے ۔(پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار:۲۰۰۵)

○ **سیاست دانوں کا غیر سنجیدہ رویہ:**

کسی بھی ملک کی ترقی کا دارو مدار اس ملک کے پڑھے لکھے لوگوں سے وابستہ ہوتا ہے۔ مگر پاکستان کے حکمرانوں کا غیر سنجیدہ رویہ جمہوری نظام میں بگاڑ کا سبب بنتا ہے ان سیاستدانوں میں سے بعض اسمبلی میں جا کر حلف نامے کو بھی درست الفاظ میں ادا نہیں کر سکتے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے لوگ جمہوری اصولوں سے واقف ہوں اور ملک وملت اور اداروں کے لئے کوئی مناسب قانون تشکیل دیں۔(زبیح اور بلن گن:۲۰۰۷)

۱.۷ جمہوریت کی اقسام (TYPES OF DEMOCRACY)

آج دنیا میں مختلف قسم کے نظریات پروان چڑھ رہے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں جمہوریت کا جو نظام نافذ العمل ہے وہ ایک دوسرے سے قدر مختلف ہے۔ ہر ملک نے جمہوری طرز حکمرانی میں کچھ نہ کچھ اپنے افکار و نظریات کو بھی شامل کیا ہے۔ سیاسیات کے ماہرین نے جمہوریت کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱.۷.۱ ماہرین سیاسیات کی نظر میں جمہوریت کی اقسام :

ماہرین سیاسیات اور جمہوری نظام پر گہری نظر رکھنے والوں نے جمہوری نظام یا جمہوریت کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

- ○ بلاواسطہ یا براہ راست جمہوریت(Indirect Democracy)
- ○ بالواسطہ یا نمائندہ جمہوریت(Direct Democracy)

۱.۷.۲ بلا واسطہ براہ راست جمہوریت (INDIRECT DEMOCRACY) :

بلاواسطہ یا براہ راست جمہوریت میں عوام براہ راست حکومت کے امور میں حصہ لیتی ہے اور عوام خود ہی قوانین اور پالیسیوں کو مرتب کرتی ہے اور انتظامی امور بھی انجام دیتی ہے۔ اس نظام کا طریقہ کار قدیم یونان سے ملتا ہے۔ کیونکہ یونان میں طبی لحاظ سے زمین مختلف بالانوں اور چٹانوں پر مشتمل تھی اس لئے وہاں اس طرز کی حکومت تشکیل دی گئی۔ قدیم زمانے میں وہاں ہر طرح کے افراد ایک جگہ جمع ہو کر اپنی ضرورت کے مطابق قانون

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32
ماخذ تحقیقی مجلہ

وضع کرتے اور انتظامی امور میں حصہ لیتے تھے۔ اس طرح وہاں کی ریاست کا نظام چلتا تھا۔ (Hirano, S., & Ting, M. M. 2008.)

۱.۷.۳ بالواسطہ نمائندہ جمہوریت (DIRECT DEMOCRACY) :

بالواسطہ یا نمائندہ جمہوریت ایک ایسا جمہوری نظام ہے جس میں تمام شہری براہ راست حکومت کے امور انجام نہیں دیتے بلکہ وہ اپنے نمائندے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس میں باقاعدہ ووٹنگ کے عمل کے ذریعے نمائندے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں جو جمہوری نظام دنیا کی مختلف ریاستوں میں رائج ہے وہاں بالواسطہ جمہوریت کا نظام ہے۔(Hirano, S., & Ting, M. M. 2008.)

۱.۸ پاکستان میں جمہوریت کا تاریخی پس منظر

(POLITICAL BACKGROUND OF PAKISTANI DEMOCRACY)

مزید تفصیل میں جانے سے پہلے ستر کی دہائی کی تاریخ اور پاکستان بننے اور بنانے کے پیچھے کیا عوامل اور محرکات پیش فرماتھے ان کا اجمالی جائزہ پیش ہے۔ انگریزوں کی آمد سے پہلے برصغیر پاک وہند میں دو قومیں آباد تھیں ہندو اور مسلم، یہاں ہندو آبادی اکثریت میں تھی مگر ذات پات میں بٹنے کی وجہ سے یہاں اپنی حکومت قائم کرنے سے نہ صرف قاصر تھے بلکہ حکومت بنانے کے لئے کوئی عملی جدوجہد بھی نہیں کرسکتے تھے، لیکن چھوٹے موٹے ہندو مسلم نظریات پر مبنی فسادات اور واقعات یہاں کا معمول تھے۔(زبیح اور بلن گن:۲۰۰۷)

مسلمانوں نے برصغیر پاک وہند پر کم وبیش ایک ہزار سال تک حکومت کی۔ ۷۱۲ء میں محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کرکے اسلامی حکومت کو قائم کیا اس سے قبل مسلمان تاجر، تجارت کی غرض سے یہاں آیا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ مسلمان مبلغین اور تاجروں کی آمد سے اس خطے میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا کیونکہ ہندو اپنے ذات پات کے اس سسٹم سے تنگ آچکے تھے۔ مسلمان مبلغین کی چھوٹی چھوٹی کوششیں بھی رائیگاں نہ گئیں اور بہت قلیل عرصے میں اسلام اس خطے کا دوسرا بڑا مذہب بن کر ابھرا لہذا مسلمان ہی یہاں کے حکمران ٹھہرے۔ بعد ازاں ایسٹ انڈیا کمپنی کی آمد ہوئی اور انہوں نے اقتدار پر قبضہ کر لیا تو اس وقت انہوں نے مسلمانوں کو ہی قصور وار ٹھہرایا اور مسلمانوں کو حقوق سے محروم رکھا اور ہندوؤں کو مسلمانوں پر فوقیت دی کیونکہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں ہندوؤں نے کھل کر انگریزوں کی مدد کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو جنگ میں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ ان تمام عوامل کی بنیاد پر برصغیر کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کا اپنا ایک علیحدہ وطن ہو جہاں وہ آزادی کے ساتھ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

اپنی انفرادی، اجتماعی، سماجی، مذہبی، سیاسی، عائلی اور معاشرتی زندگی گزار سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے کافی جدوجہد کی ان میں سرفہرست قائداعظم محمد علی جناح، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، سرسید احمد خان، سر آغا خان، چودھری رحمت علی اور محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ ساتھ دیگر کئی عمائدین شامل تھے۔(پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار:۲۰۰۵)

۱.۹ حرف آخر (Conclusion)

محقق نے مختلف ذرائع سے استفادہ حاصل کرکے تحقیقی مقالے کو مکمل کرنے کے لئے تمام تر پہلوؤں سے جانچ پڑتال کیا ہے اور تحقیقی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ پاکستان میں جمہوریت کو کس قسم کے مسائل کا سامنا ہے اور ان کے سدباب کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہیے، اس ضمن میں عالمی توقعات کیا ہے اور نیو لبرل ازم کے ادارے کیا کردار ادا کر رہے ہیں ان سب پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔ پاکستان بنا تو اسلامی جمہوریہ کے نام پر تھا لیکن کثیر المسالک اور لاشعوری جیسے اسباب جمہوی نظام کو منظم کرنے اور بہتر بنانے میں رکاوٹ ہیں تو دوسری طرف آمریت کا ایک نہ ختم ہونے والا دور رہا ہے اور سیاست میں آمریتوں کی دخل اندازی جمہوریت کو نتھی کر کے رکھ دیا ہے جبکہ جمہوریت عوام سے عوام کی حکومت اور جمہوریت میں عوام کا عام وخواص کی آزادی ہے۔ دوسری طرف عالمی توقعات ہے کہ پاکستان میں ایک بہتر جمہوری نظام ہو اور تمام طبقہ فکر کے لوگ آزاد رہے، علاقائی سالمیت کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی نظام میں بھی پاکستان بطور جوہری توانائی ریاست کے متحمل ہونے کی وجہ سے اپنا کردار ادا کر سکے۔ بدقسمتی سے پاکستان کئی سالوں سے اندورونی طور پر کئی مسائل کا شکار ہے ان میں سرفہرست سیاسی عدم استحکام، دہشتگردی، معاشی زبوحالی، بڑھتی ہوئی کرپشن، اقرباء پروری، اداروں کی کمزوریاں اور لاشعور عوام کی غیر سنجیدہ اقدامات کی وجہ سے مزید یہ ملک کئی اور مسائل کی طرف گامزن رہا ہے۔ اس ملک کو ترقی اور خوشحالی کے لئے اقوام عالم بالخصوص نیو لبرل ازم کے نظریات اور توقعات کے مطابق اپنی پالیسیز اور ان کے ترجیحات کو مدنظر رکھ کر ملک میں کئی ایک اداروں کے اندر اقدامات اور اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ ملک معاشی سیاسی اور اخلاقی قدروں کے ساتھ عالمی معیارات کے مطابق اپنی جمہوریت کو مستحکم کر سکے، پاکستان میں جمہوریت کو درپیش مسائل کم سے کم ہو اور عوام امن، آشتی، محبت اور باہمی رواداری کے جذبوں کے ساتھ رہ سکے اور ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکے۔ اس سے پہلے کیونکہ پاکستان میں مذہبی منافرت اور پارٹی سیاست کے طور پر لوگوں کو تقسیم کرکے رکھا اور اپنے حقوق کے حصول کے لئے بھی متحد نہ ہونے دیا۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

قائداعظم محمد علی جناحؒ اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے جن نظریات کو بنیاد بنا کر اس ملک کو حاصل کیا تھا وہ اس وقت کے نیو لبرل ازم کے نظریات سے بلکل مماثل ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے اپنے ایک خطاب میں پاکستان کے عوام اور عالمی جمہوری نظاموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ہمیں ایک ایسا ملک چاہیے جہاں تمام اقلیتوں کو مکمل آزادی، انصاف اور برابری ملے جہاں افراد کو اپنے حقوق اور آزادی کے لئے آزادی ہو جہاں حکومت کا عمل عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہو نہ کہ طاقت کے استحصال کے لئے" (۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نظریات نیو لبرل ازم کے نظریات سے بلکل ہم آہنگ تھے کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ خود بہت بڑے لبرل تھے اور وہ تمام انسانوں کے حقوق اور آزادی کی بات کرتے تھے، کہتے تھے کہ حکومتوں کی مداخلت کم سے کم ہو اور لوگ آزادانہ طور پر اپنے رسم و رواج انجام دے سکے۔ جس میں فرد کی آزادی، معاشی مواقع کی برابری اور بنیادی انسانی حقوق کی بالادستی وغیرہ شامل ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نظریات نیو لبرل ازم کے نظریات کی ترجمانی کرتے تھے جہاں انسانی حقوق کی پاسداری کو یقینی بنایا جاتا تھا۔

اس طرح علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے نظریات بھی نیو لبرل ازم کے نظریات کی عکاسی کرتے تھے، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے اپنی شاعری میں کئی ایک مواقع پر انسانی آزادی اور ان کے حقوق کی طرف حکومتوں کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ ڈاکٹر خود انسانی حقوق اور آزادی کے نہ صرف خواہاں تھے بلکہ وہ انسانی حقوق اور آزادی کے بہت بڑے علمبردار سمجھے جاتے تھے انہوں نے اپنی انتھک محنت اور شاعری کے ذریعے سے عالمی سطح پر لوگوں کو آزادی کے مفہوم سے روشناش کروایا تھا ساتھ ہی ساتھ انہوں نے حکومتوں کی مداخلتوں کو معاشرے میں کم کرنے پر زور دیا۔ علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں کچھ اس طرح فرمایا ہے۔

چمن کو آباد کیا ہم نے، نہ کام آئی غلامی کی زندگی
غلامی انسانیت کی دشمن ہے، اسے آزادی چاہیے

علامہ نے اس شعر میں عالمی آزادی کو اجاگر کیا ہے اور غلامی کو انسانیت کے لئے نقصان دہ قرار دیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ حقیقی ترقی چمک دمک تب ہی ممکن ہے جب انسان آزاد ہو۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

نیولبرل ازم نے عالمی سطح پر جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے جو ادارے قائم کئے ہیں ان اداروں میں آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اقوام متحدہ اور دیگر کئی ایک چھوٹے بڑے ذیلی ادارے شامل ہیں یہ ادارے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنا رول ادا کر رہے ہیں جمہوری نظام کو درست کرنے اور عالمی سطح پر موجود تنازعات کو حل کرنے کے لئے ان اداروں کا بڑا کردار رہا ہے جیسے مسئلہ فلسطین ہو یا مسئلہ کشمیر سب میں ان کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ پاکستان کے جمہوری اداروں پر ان اداروں کا کافی اثر و رسوخ ہے کیونکہ پاکستان دنیا کا ساتواں ایٹمی ملک ہے جو مشرق وسطیٰ سمیت چین، روس اور انڈیا کے درمیان واقع ہونے کی نسبت سے کافی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے تمام ادارے بشمول بینک کاری نظام سے لیکر زراعت تک سب میں ان بین الاقوامی اداروں کا کردار واضح نظر آتا ہے۔ پاکستان میں جتنے بھی بڑے میگا پروجیکٹ مکمل ہوئے ہیں وہ چین، ورلڈ بینک، آئی ایم ایف سے لئے گئے قرضوں کے تعاون سے ہوا ہے۔

محقق نے باب اول میں جمہوریت کا پس منظر اور نیولبرل ازم کے جمہوریت کے بارے میں کیا نظریات ہے ان کی وضاحت کی ہیں اور جمہوریت کے مختلف پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا ہے۔ دوسرے باب میں نیولبرل ازم کے توقعات کے تناظر میں پاکستان کے جمہوری مسائل اور ان مسائل کے حل کے لئے عالمی ادارے کیا کردار ادا کر رہے ہیں اور مختلف جمہوری ادوار کا تفصیلی ذکر کیا ہے، ان مختلف ادوار میں جمہوریت کو کونسے مسائل کا سامنا رہا ان سب کا تجزیہ و تحلیل کیا ہے۔ محقق نے اس مقالے میں تحقیقی معیاری اسلوب کو اپناتے ہوئے مختلف عالمی اداروں کے توقعات کو تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ ان عالمی اداروں کا پاکستانی جمہوریت پر کیا مثبت اور منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں ان کا احسن انداز میں جاننے کی کوشش کیا گیا ہے۔

محقق نے باب سوئم میں تحقیق کے مختلف اسلوب کو بیان کیا ہے اور دوران تحقیق کن تحقیقی معیارات کو اپنی تحقیق میں استعمال کیا ہے ان کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

باب چہارم میں محقق نے تحقیق کے سوالات اور مقاصد کی وضاحت کی ہے، خاص طور پر جمہوری مسائل اور نیولبرل ازم کے عالمی توقعات پر توجہ دی گئی ہے۔ اس باب میں مختلف پہلوؤں کو زیر غور لاتے ہوئے، محقق نے ان مطالب کی بنیاد پر سوالات اور مقاصد کو تفصیل سے بیان کیا ہے، جو تحقیق کے بنیادی سوالات کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ یہ وضاحتیں تحقیق کے بنیادی نکات کو واضح کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ باب چہارم میں ان مسائل کے تدارک کے لئے کئے گئے اقدامات کا بھی ذکر کیا ہے جن کی مدد سے پاکستان میں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

جمہوریت کی بحالی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ پاکستان میں کئی نوعیت کے مسائل ہے جو جمہوریت کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے ان مسائل کا حل اسی بات میں مضمر ہے کی پاکستان کے جمہوری پالیسی ساز اداروں میں خاص اصلاحات کئے جائیں تا کہ ملک میں سیاسی، معاشی، معاشرتی، سماجی، اقتصادی اور زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ تمام شعبہ ہائے زندگی میں بھی ترقی ہو۔

اس مقالے کا باب پنجم اختتامی باب ہے، جس میں مکمل تحقیق کا خلاصہ اور تفصیلی تجزیہ پیش کیا گیا ہے، اس میں تحقیق سے حاصل ہونے والے اہم نتائج اور اہم تجاویزات بھی شامل ہیں جو اسکالرز اور قارئین کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں، تحقیق کے دوران استفادہ کئے گئے مختلف ذرائع جیسے کتابیں، رسائل، ویب سائٹس، اخبارات اور دیگر مصادر و مراجع کے حوالہ جات فراہم کئے گئے ہیں تا کہ نہ صرف پڑھنے والوں کو تحقیق تک رسائی حاصل کرنا آسان ہو بلکہ مقالے کے نگران کے لئے بھی اس کی جانچ پڑتال میں سہولت ہو۔ باب پنجم میں شامل کتابیات اور اہم مصادر و مراجع تحقیق کی ساکھ اور معیاری سطح کو اجاگر کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

۱.۱۰ تجاویزات (Recommendation)

محقق نے اس تحقیقی مقالے کو نگران کی زیر سرپرستی میں، مختلف ذرائعوں سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے مکمل کیا ہے جو تحقیق کے تمام تر معیارات پر اترتا ہے یہ تحقیقی مقالہ نہ صرف موجودہ محققین کو فائدہ پہنچائے گا بلکہ آئندہ آنے والے محققین، دانشوروں، جمہوری پالیسی ساز اداروں، سیاستدانوں، سیاسیات، بین الاقوامی تعلقات کے طلباء و طالبات اور مختلف طبقات کے افراد کے لئے بھی یہ تحقیق ایک سنگ میل ثابت ہو گی۔ اس تحقیق نے نئی راہوں کی نشان دہی کی ہے جیسے کی معاشی، اقتصادی، معاشرتی، سیاسی، تعلیمی، ادارہ جاتی، ملٹری انٹروننشن، سماجی، طبقاتی اور بین الاقوامی مسائل کے ساتھ ساتھ مختلف نظریات کو واضح کیا ہے جو آئندہ کی تحقیقاتی کوششوں کے لئے رہنمائی فراہم کریں گی۔ محقق کی یہ تجویز ہے کہ اس تحقیق کو اہمیت دے کر اس کے تجزیے کی مزید گہرائیوں میں جایا جائے تاکہ اس سے بین الاقوامی سیاست اور بین الاقوامی تعلقات کے شعبے میں مزید تحقیقاتی امکانات کھل سکیں اور اس کے اثرات کو مزید پھیلایا جاسکے اور پاکستان میں جمہوری نظام کو منظم، مستحکم اور بہتر بنایا جاسکے تاکہ پاکستان اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کر کے عالمی جمہوری نظام میں اپنا نام کما سکے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

حوالہ جات

۱۔ یہاں نسل کی شناخت سے یہ مراد ہے کہ کسی بھی فرد کو رنگ و نسل کی بنیاد پر اس کے حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا، بلکہ ہر ایک شہری کو اس کے حقوق حاصل ہونگے۔

۲۔ حق رائے دہی سے مراد جمہوریت کی عام اصطلاح میں لوگوں کے ووٹنگ کا عمل ہے جس کے ذریعے نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

۳۔ قدیم یونانی مفکر ہیں جس کی پیدائس ۴۸۴ قبل از مسیح ہے۔ اس کو دنیا ابوالتاریخ یعنی تاریخ کے باپ کے نام سے بھی جانتی ہے یہ تاریخ کے علاوہ سیاسیات کے بھی بہت بڑے ماہر اور مورخ گزرے ہیں ان کی وفات ۴۲۵ قبل از مسیح میں ساٹھ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

۴۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سولہویں صدر اور کانگریس پارٹی کے رکن رہے ہیں جو کہ ۱۲ فروری ۱۸۰۹ء میں پیدا ہوئے اور اپنی ذاتی زندگی کا آغاز ڈاکیے اور کلرک کے طور پر کیا مگر مسلسل محنت اور جدوجہد کو جاری رکھا اور قانون کی ڈگری حاصل کر کے امریکہ کی کانگریس جماعت میں شامل ہوگئے اور یوں اپنی ذاتی محنت اور کوششوں سے امریکہ کے سولہویں صدر منتخب ہوئے۔

۵۔ سان فرانسسکو، امریکہ میں پچاس ملکوں کے نمائندگان کی سربراہی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جو ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء سے ۲۶ جون ۱۹۴۵ تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں کچھ بین الاقوامی اداروں کے قیام پر زور دیا گیا۔ چنانچہ اقوام متحدہ (United Nation) کا منشور مرتب کیا گیا۔ اس منشور کے نتیجے میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوام متحدہ کا قیام عمل ہوا اس سے اقوام متحدہ کا نام سابقہ امریکی صدر Franklin De Rosevelt نے دیا تھا۔

۶۔ ایک ایسا پالیسی ماڈل نیولبرل ازم والوں نے سرمایہ دارانہ نظام کو چلانے کے لئے پیش کیا ہے جو اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ منڈی میں حکومت کی مداخلت کم سے کم ہو تا کہ منڈی کی حرکیات متاثر ہو کر معیشت کو نقصان نہ پہنچائیں اور معیشت کے نقصان سے منڈی کو نقصان نہ ہوں۔ جمہوری نظریات میں نیولبرلز کا ماننا ہے کی ہر شے اور کام میں ہر فرد کی آزادی ہونی چاہیے اور کسی کو اس میں مداخلت کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔

۷۔ جنپدوں کی سلطنتیں چھٹی صدی قبل از مسیح سے پہلے وجود میں آچکی تھیں۔ کم از کم چھ سلطنتیں اس وقت ویدک ہندوستان میں پائی جاتی تھیں۔ بہار اور اپر پردیش میں جنپد بہت طاقتور بن چکے تھے۔ ۶۰۰ سے ۳۲۵ قبل از مسیح برصغیر پاک وہند میں کل سولہ مہاجنپد موجود تھے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

۸۔ یہ واضح نہیں کہ Sabastac & Sabarace کس دور کی ریاستیں تھیں مگر تاریخ کے اوراق سے اتنا پتہ چلتا ہے کی یہ ریاستیں وسطی ایشیاء اور ہندوستان کے کچھ علاقوں میں پائی جاتی تھی مگر ان کے بارے میں کوئی خاص معلومات کہیں سے بھی نہیں ملتیں۔

۹۔ یونان میں آٹھ صدی قبل از مسیح مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی شہری ریاستیں بن چکی تھیں اس وقت وہاں کونسل اور اسمبلی کا بھی تصور ملتا تھا۔ اس وقت ان کو Independent City State کے نام سے جانا جاتا تھا۔

۱۰۔ یونان کے ایک جنرل اور سربراہ تھا جو ۱۰۰ صدی قبل از مسیح وہاں انہوں نے اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم کی، انہوں نے ۴۹ سال تک اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم کیے رکھا اور ۱۴۴ صدی قبل از مسیح میں ان کو قتل کر دیا گیا۔

۱۱۔ یونان کے آٹھویں صدی قبل از مسیح کے ایک سربراہ گزرے ہیں جو وہاں کے شہری ریاستوں کے سربراہ کی حیثیت رکھتے تھے ان کے اور Gaius Julius Caesar کے مابین جنگ ہوئی تھیں اس کے بعد وہاں مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستیں وجود میں آئیں جہاں پر جمہوری نظام کے مثالیں ملتی ہیں۔

۱۲۔ پنچائیت بھی جمہوری حکومت کی طرز کا ایک سسٹم تھا جہاں ایک صدر یا سرپنچ کا انتخاب ان کے ارکان کرتے تھے ساتھ ہی ایک نائب صدر یا نائب سرپنچ کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ مشترکہ اجلاس اور کام کاج کی نگرانی سرپنچ کرتا تھا جبکہ ریاست کے ترقیاتی منصوبوں کا نگران نائب سرپنچ ہوا کرتا تھا۔

۱۳۔ جرمن قبائلی نظام آج سے تقریباً ۵۰۰ قبل از مسیح موجودہ یورپ میں پایا جاتا تھا اس کی کل سولہ ریاستیں تھیں اور ہر ریاست کا ایک الگ سربراہ ہوتا تھا جن کا چناؤ ان کی جنگی صلاحیتوں کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ ۱۹۱۸-۱۹۱۹ء جرمن تحریک اور جنگ عظیم اول کے بعد وہاں کا پورا ملکی نظام جمہوری طرز پر حکومت بنانے میں کامیاب ہوا۔

۱۴۔ پانچویں صدی سے لے کر نویں صدی تک یورپ میں قبیلے نے نیا نظام قائم کیے رکھا تھا جس کو فرین کش سسٹم آف مارچ کہا جاتا ہے۔ اس قبیلے نے جرمن قبیلے سے علیحدہ ہو کر ایک نیا نظام یورپ میں متعارف کرایا۔ جس کی بنیاد ایک حکمران Clovis نے رکھی تھی۔

۱۵۔ عرب قبائلی نظام جو کی جزیرے نمائے عرب میں پائی جانے والی سیاسی نظام کو کہا جاتا تھا جو کہ اکثر قبائلی نوعیت کی ہوتی تھیں۔ ان میں سے بعض قبائل سماجی یا معاشرتی یونٹ (Social Unit) کے طور پر جانے جاتے تھے۔ جس قبیلے میں سماجی عمل کے ساتھ ساتھ جب سیاسی اکائی بن جاتی تھی تو وہاں ایک خود مختار سیاسی وجود (Self-Contained Political Entity) کے طور پر کام کرتا تھا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

۱۶۔ دارالندوہ کی عمارت کو تعمیر قصی بن کلاب نے کیا تھا جہاں آج باب الزیادات ہے، جب بھی قریش کو کوئی اہم فیصلہ کرنا ہوتا تھا وہ اسی مقام پر جمع ہو کر فیصلہ کرتے تھے۔

۱۷۔ اندروں چنگیز یہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے ایک شعر کے مصرعے کا حصہ ہے جس میں علامہ نے جمہوری نظام میں موجود غلط پالیسیوں اور حکمرانوں پہ تنقید کی ہے۔ چنگیز ایک ظالم حکمران گزرا ہے جو کہ ہلاکو خان کا دادا تھا۔

۱۸۔ آمریت پسندوں سے مراد یہ ہے کی ڈکٹیٹر شپ کو پسند کرنے والے، کیونکہ اس میں تمام بڑے اختیارات ایک شخص کے پاس جمع ہوتے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے جو چاہے فیصلے کرتا ہے۔ آئین اور اسمبلیوں کو معطل کر کے فوجی سربراہ جو کہ آرمی چیف کہلاتا ہے کسی ہنگامی صورت حال کا فائدہ اٹھا کر ملک میں آمریت کو نافذ کرتا ہے اور جمہوریت کے نظام میں ایک آہنی دیوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ جمہوری اصولوں سے مراد وہ اصول ہیں جو جمہوریت کو چلانے اور اس نظام کو مزید منظم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جمہوری اصولوں میں عوامی حق رائے دہی کو کافی زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کا جمہوری نظام اس وقت درست اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو گا جب وہ ملک ان اصولوں کی پاسداری کرے گا۔

۲۰۔ بدھ مت، سکھ مت، ہندو اور مسلمان برصغیر پاک و ہند میں رہنے والے مختلف مذاہب کے لوگ ہے جو یہاں صدیوں سے آباد ہے۔ ہندو یہاں کے بہت قدیم لوگ شمار کئے جاتے ہیں باقی مذاہب کے لوگ بعد میں دوسرے علاقوں سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے ۷۱۲ء میں محمد بن قاسم کی قیادت میں سندھ کو فتح کیا اور یہاں آباد ہوئے۔

۲۱۔ حکمران طبقے سے مراد سے اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے والے لوگ ہے جو جمہوری نظام میں حق رائے دہی کے ذریعے براہ راست منتخب ہو کر سینیٹ اور اسمبلی میں آتے ہیں۔ ان کو عام اصطلاح میں حکمران طبقہ کہا جاتا ہے۔

References

Ravi K. Roy (2010). Neoliberalism a very short introduction
Rudra, N. (2005). Globalization and the Strengthening of Democracy in the Developing World. AmericanJournal of Political Science.
Rosen, S. P. (1995). Military effectiveness: Why society matters. International Security.

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

Syed, M. G. S., & Rahman, A. U. (2024). A Alliance Politics in Pakistan: A Case Study ofPakistan Democratic Movement (2020-2023). The Dialogue.
S. Hashmi, (2024). Pakistan's Democratic Crisis: Prospects and Challenges. Journalism, Politics and Society108. S., Ahmad & Falki, S. M. (2023). Role of Religio-Political Activism ofTLP in Shaping Security Challenges for Pakistan. IUB Journal of Social Sciences,
Shahid Akram, (2021). Sri Lankan factory manager lynched and set on fire in Pakistan.
S., Hirano, & Ting, M. M. (2008). Direct and indirect representation. Columbia University, Manuscript.
S. Ahmad, (2024). Post Covid-19: Federal-Provincial Relations in Pakistan. Al-Salihat, Journal ofWomen,Society, and Religion
S., Islam, M, Zubair, & Muhammad, I. (2019). An analysis of 2018 general elections in Pakistan. Journal of the Research Society of Pakistan
S., Gohar, A., Begum, S., Jawad, H., Sajid, & Z. Ullah, (2022). Counter-Terrorism And Counter-Violent Extremism.
S., Akram, M., Azha, M., & Waris, M. 18th constitution amendments and rejuvenation of Pakistan parliamentary system: And Analysis
W, Rasheed., & Rehman, T. U. (2024). Contemporary Approach to Military Studies in Pakistan. Al-Mahdi Research Journal.
M. W. Doyle, (2008). Liberalism and foreign policy. Foreign policy: Theories, actors, cases
M., Zeb Khan, Z., Alam, K., & Khan, I. (2024). An Analysis of Major Legal and Political Developments in Pakistan from 2013-2018. Social Science Review Archives
M. Mirza, N. (2014). American National Interest vis-a-vis Pakistan: A Retrospect. Pakistan Journal of American Studies, 32(2).
M. R., Haleeemi, & Shah, A. S. (2024). Democratization in Pakistan: An analysis of governance during PTI's government (2018-2022). Pakistan Social Sciences Review
M., Aslam Hussain, Z., & Mujahid, F. (2022). Pakistan's Foreign Policy from 2018 to 2022: The PTI Government's Contribution to the Development of Foreign Relations with Major Powers. Pakistan Languages and Humanities Review

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 1, (Jan to March 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-I)urdu-32

Manfred Ravi, B. Steger Ravi K.Roy, A Very Short Introduction OfNeoliberalism
N. Abbas (2023). 18" Constitutional Amendment: Implications for the Federation of Pakistan. J. Pol. Stud
Naviwala, N. (2016). Pakistan's Education Crisis: The Real Story. Woodrow Wilson International Center for Scholars.
99. Oxford Analytica. (2024). Pakistan's internet firewall inflicts major damage. Emerald Expert Briefings, (oxan-db).
R. Malik, (2020). Transparency, elections, and Pakistani politicians' tax compliance. Comparative PoliticalStudies
R. Keohane, (1984). After Hegemony: Cooperation & Discord in the wrld Political Econonmy. Prenceton University Press.
Re-contextualizing the 18th Amendment: Working ofFederalism in Pakistan

<u>Website Sources Links:</u>
htps:// dunya.com.pk/index.php/ author allama-ibtisam-elahi-zaheer/2015-06-17/1 1658/75849 179
https://www.bbc.com/urdu/ articles/c4n202531l6
1htps://dailyakhbarehag. com/ archives/ 16374/webdesk/
https://urdu.millattimes. com/archives/39088
https://www.humsub.com.pk/505526/ saif-ullah-awan-59/
https://www.refworld.org reference/ annualreport/ amnesty/2008/en/s8645
https:// dailyakhbarchaq. com/archives/16374/ webdesk/
https://www.nawaiwaqt.com.pk/19-Mar-20 13/186484
https://jang.com.pk/news/1051 143
https://jang.com.pk/news/804715
htps://www.nawaiwaqt.com.pk/03-Sep-20 18/897489
https:/lyoutu.be/ cjNI3LJjv7Y?si=qHUgTewbaj7WZIVT
htps://www.dw.com/
htps://dailypakistan.com.pk/ 12-Aug-20 18/829802
https:l/www.aljazeera.com/ news/ 2008/2/17/pakistani-armys-20bn-business